حافظ شمس الرحمان اصلاحی
(ایڈووکیٹ)

اسلامی نظام بینکاری

جدید بینکنگ کی تاریخ:

زمانہ حال میں مہاجنی وساہوکاری کے پرانے طریقوں نے جدید بینکنگ کی شکل اختیار کرلی۔ اس تنظیم نے قدیم صراف کی گدی پر دور جدید کے بینکر اور فینانشیر کو لا بٹھایا ہے۔ مغربی ممالک میں اس کی ابتدا یوں ہوئی کہ پہلے جب کاغذ کے نوٹ نہ چلتے تھے تو لوگ زیادہ تر اپنی دولت سونے کی شکل میں جمع کیا کرتے تھے اور اسے گھروں میں رکھنے کی بجائے حفاظت کی غرض سے سناروں کے پاس رکھوا دیتے تھے۔ سنار ہر امانت دار کو اس کی امانت کی بقدر سونے کی رسید لکھ کر دیتا تھا جس میں تصریح ہوتی تھی کہ رسید دار کا اتنا سونا فلاں سنار کے پاس محفوظ ہے۔ رفتہ رفتہ یہ رسیدیں خرید وفروخت اور قرضوں کی ادائیگی اور حسابات کے تصفیہ میں ایک آدمی سے دوسرے آدمی کی طرف منتقل ہونے لگیں۔ لوگوں کے لئے یہ بات زیادہ آسان تھی کہ سونے کی رسید ایک دوسرے کو دے دیں بہ نسبت اس کے کہ ہر لین دین کے موقع پر سونا سنار سے نکلوایا جائے اور اس کے ذریعے سے کاروبار ہو۔ اس لئے تمام کاروباری اغراض کے لئے یہ رسیدیں اصل سونے کی قائم مقام بنتی چلی گئیں اور اس امر کی نوبت بہت کم آنے لگی کہ کوئی شخص وہ سونا نکلوائے جو ایک رسید کے پیچھے سنار کے پاس محفوظ تھا۔ اس کا موقع بس انہی ضرورتوں کیوقت پیش آتا تھا جب کسی کو بجائے خود سونے ہی کی ضرورت ہوتی ورنہ زرمبادلہ کی حیثیت سے جتنے کام سونے سے چلتے تھے وہ سب ان ہلکی پھلکی رسیدوں سے چل جایا کرتے تھے جن کا کسی کے پاس ہونا اس بات کی علامت تھا کہ وہ اس قدر سونے کا مالک ہے۔

اس تجربہ سے سناروں کو معلوم ہوا کہ جو سونا ان کے پاس لوگوں کی امانتوں کا جمع ہے اس کا بمشکل دسواں حصہ نکلوایا جاتا ہے، باقی نوے حصے ان کی تجوریوں میں بے کار پڑا رہتا ہے۔ انہوں نے سوچا کہ ان نوے حصوں کو استعمال کیوں نہ کیا جائے چنانچہ انہوں نے یہ سونا لوگوں کو قرض دے کر اس پر سود وصول کرنا شروع کردیا اور اسے اس طرح استعمال کرنے لگے کہ گویا وہ ان کی اپنی ملکیت ہے۔

حکومتوں نے ان سناروں کا، جو اب بینکر اور فینانشیر بن چکے ہیں یہ حق مان لیا کہ وہ نوٹ جاری کریں اور ان کے جاری کردہ نوٹ باقاعدہ زر کاغذی کی حیثیت سے کاروبار کی دنیا میں چلنے لگے۔ یوں بینکاری کا جدید سودی نظام جاری ہوا اور اس نے پوری دنیا کے معاشی نظام کو اپنے شکنجے میں لے لیا۔ اس نظام کی روح ربا ہے۔

اسلام نظام بینکاری کا ارتقاء:

۱۹۷۵ء سے پہلے کئی عشروں تک اسلامی نظام بینکاری پر فکری سطحوں پر کام ہوتا رہا۔ اس کے بعد اس پر عملی کام کا آغاز ہوا' اس وقت بہت سے مسلم اور غیر مسلم ممالک میں اسلامی نظام بینکاری کی ابتداء ہو چکی ہے اور بینکاری کو شرعی بنیادوں پر چلانے کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

دبئی کا اسلامی بینک اور اسلامی ترقیاتی بینک (IDB) اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ پاکستان' ایران اور سوڈان میں بھی مختلف سودی نظام کے تحت چلنے والی بینکوں کو غیر سودی بینکاری میں تبدیل کرنے کا آغاز ہو چکا ہے۔

مسلم کمرشل بینک پاکستان کا پہلا روایتی بینک ہے جس نے مختلف شاخوں میں غیر سودی کاؤنٹر کھولے ہیں اور اس کے ماہرین غیر سودی سرمایہ کاری کے منصوبے تجویز کرر ہے ہیں۔ اسلامی بینک سرمایہ کاری کے ذریعہ منافع ملنے کے خلاف نہیں مگر اس بات کا خیال ضرور رکھتے ہیں کہ سرمایہ کاری جائز حدود کے اندر ہو اور حاصل شدہ منافع پہلے سے طے شدہ شرح سود کے مطابق نہ ہو بلکہ نفع نہ ہو بلکہ نفع اور نقصان کی شراکت کی بنیاد پر منافع کی تقسیم ہو۔ یہی وہ امتیازی وصف ہے جو اسلامی بینکوں کو دوسرے بینکوں سے ممتاز کرتی ہے۔ ذیل میں ہم سرمایہ کاری کے ان طریقوں کا جائزہ لیں گے جو اسلامی بینک اپنے کاروبار میں استعمال کرتے ہیں۔

سرمایہ کاری کے آلات "Financial Instruments"

اسلامی بینک درجہ ذیل طریق کار کے مطابق سرمایہ کاری کرتے ہیں:

۱۔ مضاربہ (Speculation)

اس میں دو فریق ہوتے ہیں ایک ''رب المال'' جو سرمایہ فراہم کرتا ہے اور دوسرا فریق ''مضارب'' کہلاتا ہے جو کاروبار کرتا ہے اور حاصل شدہ منافع کو طے شدہ نسبت کے مطابق آپس میں تقسیم کرتے ہیں۔ اسلامی بینکوں میں بچت (Saving) اور فکسڈ ڈیپازٹ اسی مد میں کھولے جاتے ہیں' جس میں بینک ''مضارب'' اور کھاتہ دار ''رب المال'' ہوتا ہے۔

۲۔ مشارکہ (Partnership)

سرمایہ کاری کی دوسری قسم مشارکہ ہے۔ اسلامی بینکوں کو انہی دو نظاموں یعنی مضاربہ اور مشارکہ کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے کیونکہ یہی وہ دو بنیادی مدات ہیں جس میں اسلامی بنک کو زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کرنی چاہیے۔ اس قسم کے معاہدے میں دونوں فریق سرمایہ کاری کی کسی مد میں اپنا سرمایہ لگاتے ہیں اور منافع کو آپس میں طے شدہ شرح کے مطابق تقسیم کرتے ہیں اور نقصان کی صورت میں بقدر مال ذمہ دار ہوتے ہیں۔

۳۔ مرابحہ (Mark up)

یہ بھی سرمایہ کاری کی ایک قسم ہے۔ اسلامی بینک اپنا زیادہ تر سرمایہ اسی قسم میں لگاتے ہیں کیونکہ یہ مختصر مدت کے لئے ہوتا ہے اور منافع بخش بھی ہوتا ہے جیسے گاڑی وغیرہ کی خرید وفروخت۔

اس صورت میں اسلامی بینک کسی شخص سے مال مطلوب خرید کر نفع پر دے دیتا ہے۔ یہ بھی بیع کی ایک قسم ہے

۴۔ اجارہ (Leasing)

اجارہ میں اسلامی بینک اپنی ملکیت کی کوئی بھی چیز بحری جہاز یا مشینری وغیرہ کو کرایہ پر دے دیتا ہے۔ ایک متعین مدت تک اس سے سرمایہ وصول کرتا ہے۔

۵۔ بیع سلم

سرمایہ کاری کی اس قسم میں مستقبل کے مال مطلوب کی خرید وفروخت اور قیمت کا تعین کر دیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں چند ایک امور کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

۱۔ مبیع معلوم اور متعین ہو۔ ۲۔ پیشگی وصول رقم معلوم اور متعین ہو۔

۳۔ قیمت فوری طور پر ادا کر دی گئی ہو اور اگر قیمت ادھار ہو تو بیع ناجائز اور کالعدم ہوگی

۴۔ دونوں چیزیں ایک ہی قبیل کی نہ ہو مثلاً گندم کے بدلے گندم وغیرہ

۶۔ عقد استصناع

عقد استصناع بیع سلم سے ملتی جلتی ایک قسم ہے۔ عقد استصناع سے مراد یکمشت پیشگی یا بروقت ادائیگی کر کے کسی کاریگر یا صنعتکار سے کوئی چیز بنوانا ہے۔ عقد استصناع کے ضروری احکام درج ذیل ہیں۔

۱۔ عقد استصناع میں قیمت پیشگی یا بروقت اور بعد میں دی جا سکتی ہے۔

۲۔ مال مطلوب متعین اور معلوم ہو۔

۳۔ اگر مال مطلوبہ دی گئی شرائط کے مطابق ہو تو آرڈر دینے والا اس کو قبول کرنے کا پابند ہے ورنہ نہیں۔

۷۔ بیع مؤجل

لغوی اور اصطلاحی اعتبار سے ''بیع مؤجل'' سے مراد ادھار پر فروخت ہے۔ اس میں ادائیگی یکمشت بھی کی جا سکتی ہے اور اقساط میں بھی۔ اس قسم کی بیع کی شرائط ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔

۱۔ قیمت پہلے سے متعین ہو اور اتنی زیادہ نہ ہو کہ غبن فاحش تک پہنچ جائے ایسی صورت سود کے مماثل ہوگی جس میں گاہک مجبور ہوگا۔

۲۔ یہ بھی طے ہو کہ بیع یکمشت کی جائے گی یا بالاقساط

حصول سرمایہ کے ذرائع:

اسلامی بینک بھی حصول سرمایہ کے لئے انہی ذرائع کا استعمال کرتی ہے جو روایتی بینک عموماً کرتے ہیں۔

۱۔ جاری کھاتا (Current Account)

اس کو عربی میں ''الحساب الجاری'' کہتے ہیں۔ کھاتہ دار صرف امانتاً مال جمع کرواتا ہے۔ اس پر کسی قسم کا کوئی سود نہیں ملتا اور کھاتہ دار یہ رقم کسی وقت بھی نکال سکتا ہے۔

۲۔ بچت کھاتہ (Saving Account) اس کو عربی میں ''حساب التوحین'' کہتے ہیں۔ اس مد میں لوگ اپنی بچت کے لئے رقوم جمع کرواتے ہیں اور وقت مقررہ سے پہلے رقم نکالنے کے مجاز نہیں ہوتے۔ بینک اور کھاتہ دار کے درمیان منافع کی نسبت شروع میں طے پاتی ہے۔

۳۔ طویل مدت کے حسابات (Fix Term Deposit)

اس کو عربی میں ''ودائع الثابۃ'' کہتے ہیں۔ اس میں کھاتہ دار لمبی مدت کے لئے رقوم جمع کرواتا ہے اور وقت مقررہ سے پہلے رقم نکالنے کا مجاز نہیں ہوتا۔ بینک اس سرمایہ سے طویل عرصے تک سرمایہ کاری کرتے ہیں۔

۴۔ خاص حسابات (Portfolio Account)

اس نظام میں اسلامی بینک ایک خاص منصوبے (Project) کا تعین کرتا ہے اور لوگوں کو اس میں سرمایہ کاری کی دعوت دیتے ہیں۔ اور منصوبے کی تکمیل پر منافع تقسیم کرتے ہیں۔

۵۔ سروس چارج یا خدمت خلق:

بینک اپنی خدمات کے عوض بھی کچھ منافع وصول کرتی ہے۔ جو اسلامی بینک عموماً انجام دیتی ہے۔ مثلاً رقوم کی ترسیل، تجارت کے سلسلے میں مشورہ وغیرہ۔

اسلامی بینکاری کی نمایاں خصوصیات:

۱۔ ایک سودی بینک کا تعلق اپنے کھاتہ دار کے ساتھ ایک دائن اور مدیون کا ہوتا ہے اور اپنے کھاتے دار کو طے شدہ شرح کے مطابق سود دیتا ہے، جبکہ اسلامی بینکاری میں کھاتہ دار اور مضارب کے درمیان تعلق ''رب المال'' اور ''مضارب جیسا ہوتا ہے۔

۲۔ سودی بینکوں کو اس بات سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ ان کا سرمایہ کون سے کاروبار میں استعمال ہوتا ہے، اس کے مقابلے میں اسلامی بینک اپنا سرمایہ جائز کاروبار میں استعمال کرتی ہے۔

اسلامی بینک اور سودی بینکوں میں تعاون:

حرمت سود اور دیگر مالیاتی اداروں کو سود سے پاک بینکاری میں اب تک جو کوششیں ہوئی ہیں وہ قابل قدر

ہیں، ہمیں اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ مگر ابھی تک اسلامی بینک ابتدائی مرحلے میں ہیں اور بہت سارے معاملات میں ان کو روایتی بینکوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنے بنیادی اصولوں کی قربانی دیئے بغیر ان میں تعاون کی ایک فضاء قائم کردی جائے۔

روایتی بینک کے تمام تر معاملات سود پر مبنی نہیں ہوتے، کچھ معاملات ایسے بھی ہیں جو سود کی آلائش سے پاک ہیں جیسے صنعت میں بلا واسطہ شراکت کی مثالیں، جرمنی اور فرانس میں موجود ہیں۔

IMF اور ورلڈ بینک کے مقابلے میں IFC صنعت میں حصہ داری کی بنیاد پر قرض فراہم کرتی ہے۔ اس قسم کی سرگرمیوں جس کا سود سے کوئی تعلق نہ ہو، میں تعاون ہوسکتا ہے۔

یہ روایتی بینک ایسی خدمات بھی انجام دیتے ہیں جس میں سود کا کوئی دخل نہیں، ان میں بین الاقوامی کرنسیوں کا تبادلہ، زر کی ترسیل، قانونی رہنمائی وغیرہ۔ چونکہ اسلامی بینک ابھی ابتدائی مراحل میں ہیں اس لئے ان روایتی بینکوں سے تعاون حاصل کرنا چاہیے۔

شراکت اور لیزنگ یا دوسری ایسی معاشی سرگرمیاں جس میں سود شامل نہیں اور اسلام سے متصادم بھی نہیں۔ ان امور میں تعاون ممکن ہے اور اسمیں کوئی مضائقہ نہیں۔ ان سے اسلامی ممالک اور خود مغربی ممالک بھی معاشی فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۳۶ سے)

مولانا نے سمجھایا کہ بیرونی رنگ جیسے نور کے بغیر محسوس نہیں ہوتا اسی طرح اندرونی نور کو بھی یقین کرو کہ نور ہی کے توسط سے نظر آتا ہے، بیرونی رنگ جیسے آفتاب کے نور سے نظر آتا ہے اسی طرح اندرونی رنگ کو غیبی نور کے توسط سے آدمی پاتا ہے فرمایا۔

کوز نور عقل وحس پاک وجداست ایں بروں از آفتابے ورسہاست

گویا دل کا نور، خود بالذات نور نہیں ہے بلکہ نورِ خدا کے سرچشمہ سے اس کا تعلق ہے یہ نورِ خدا نہ حواس کی گرفت میں آتا ہے اور نہ عقل کی، مثال مولانا نے دی۔ جاں ز پیدائی ونزدیکست گم"

اسی طرح نورِ حق بھی اپنی پیدائی اور نزدیک کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتا۔ نورِ حق کے سوا انوار ہیں چوں کہ ان کی ضد تاریکی ہے اور ضد کا احساس اسکی ضد کے احساس سے ہوتا ہے خوشدلی کا احساس رنج دلی میں گرفتار ہونے کے بعد ہوتا ہے لیکن نورِ حق کا چوں کہ ضد نہیں ہے اسلئے اسکو کیسے محسوس کرایا جائے۔ "چوں کہ حق را نیست ضد پنہاں بود" اور یہی مطلب حضرت والا کے اس شعر کا ہے۔

نورِ حق را نیست ضِدّے در وجود تا بضد اُو را تواں پیدا نمود